Regd. No. L. 5254 ——— بسم اللہ الرحمن الرحیم ——— رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ /

یوم چہار شنبہ * ۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۹ احسان ۱۳۳۴ ہش | ۲۹ جون ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۵۳

جب قوموں میں اتحاد کی کوششیں ناکام ہو جائیں تو علاقائی معاہدے ناگزیر ہو جاتے ہیں

بی بی سی کے پروگرام میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

لنڈن ۲۸ جون ۔ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور بین الاقوامی عدالت کے جج چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا ہے کہ اگر جنوب مشرقی ایشیائی تنظیم یا شمالی اوقیانوسی تنظیم کا معاہدہ نہ ہوتا تو ممکن تھا اقوام متحدہ کام ہی نہ کر سکتی ——— چوہدری ظفر اللہ خاں اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ کی تقریبات کے سلسلہ میں بی بی سی کے پروگرام میں حصہ لے رہے تھے ۔ ہندوستان کی ہائی کمشنر مقیم لندن مسز وجے لکشمی پنڈت اور مسز ایلنور روز ویلٹ نے بھی اس پروگرام میں حصہ لیا ۔ مسز پنڈت نے یہ خیال ظاہر کیا کہ علاقائی معاہدوں کا مطلب اقوام متحدہ کو نظر انداز کرنا ہے ۔ چوہدری ظفر اللہ خاں نے اس رائے سے اتفاق نہیں کیا اور کہا کہ اگر قوموں میں اتحاد ناممکن ہو تو اس قسم کے معاہدے ناگزیر ہوتے ہیں ۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ اس قسم کے معاہدوں کا اقوام متحدہ کی کارروائیوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔ دراصل اقوام متحدہ کی ناکامی ہی سے ایسے معاہدے وجود میں آتے ہیں ۔

مودودی پارٹی جنگ اقتدار لڑ رہی ہے مگر اسلام کو بدنام کر رہی ہے

اس نے ظالم و جابر اور رشوت خور زمینداروں کو صالحین قرار دیا

علامہ راغب احسن کا بیان

ڈھاکہ ۲۷ جون ۔ علامہ راغب احسن نے اپنے ایک حالیہ بیان میں مسئلہ زمین ، مزارعت اور جاگیرداری میں مودودی پارٹی کا راز فاش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مودودی پارٹی نے بعض ان پڑھ خان بہادروں اور ظالم و جابر و رشوت خور زمینداروں کو "صالحین" قرار دے کر پنجاب الیکشن ۱۹۵۱ء میں امیدوار کھڑا کیا ۔ مگر قوم نے ان کے صالحین کو مسترد کر دیا ۔ اگرچہ یہ سب جنگ اقتدار کے لئے کیا گیا ہے ۔ مگر ساتھ ہی اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے ۔ یہ بھی واقعہ ہے کہ مودودی پارٹی کے اکثر موافق زمیندار اور مخالف نیشنلائزیشن ، مسائل و مضامین کو امریکا اپنے خرچ سے بزور ترکیب شائع کر رہا ہے اور میں خود امریکی سفارتخانہ میں مودودی پارٹی کا لٹریچر کتب کے انبار دیکھ چکا ہوں امریکی افسر ان کتابوں کو بڑے شوق سے مجھ کو یہ کتابیں قونصل خانہ امریکہ میں پیش کی ہیں ۔ اور یہی حال کراچی کے امریکی سفارت خانہ اور انفارمیشن آفس کا ہے ۔ (جنگ ۲۲ جون ۱۹۵۵ء)

معاہدہ امن کے متعلق روس اور جاپان کی بات چیت میں تعطل پیدا ہو گیا

ٹوکیو ۲۷ جون ۔ معاہدہ امن کے لئے لندن میں جاپان اور روس کے نمائندوں کی بات چیت میں تعطل پیدا ہو گیا ہے ۔ جاپانی افسروں کا کہنا ہے کہ روسی وفد کے لیڈر مسٹر جیکب ملک نے یہ دونوں جاپانی مطالبات تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے کہ جزائر ہابوما ئی اور روس میں مقید جاپانی جاپان کو واپس کئے جائیں ——— روسی وفد کے قائد مسٹر جیکب ملک نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ۱۹۴۵ء کے معاہدہ یالٹا کے تحت روس کو جزائر دئے گئے تھے ۔ انکی واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ جاپان معاہدہ یالٹا کی خلاف ورزی نہیں چاہتا ۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ روس نے ہابومائی اور بعض دوسرے چھوٹے جزائر پر بھی قبضہ کر رکھا ہے ۔ جو معاہدہ یالٹا کے تحت نہیں آتے جاپان انہیں جزائر کی واپسی کا مطالبہ کر رہا ہے ۔ یہ بات چیت گذشتہ تین ہفتوں سے جاری ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے جاپان سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ کمیونسٹ چین اور فارموسا پر اس کا حق پوری طرح تسلیم کرے اس کا مطلب امریکہ اور جاپان کے تعلقات کا اختتام ہو گا ۔ کیونکہ امریکہ ماؤزے تنگ کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپانی وفد کے قائد مسٹر سوموتو کل بات چیت شروع ہونے پر تعطل توڑنے کی تازہ کوشش کریں گے ۔

برطانیہ کا یونان سے احتجاج

لنڈن ۲۸ جون ۔ ایتھنز سے قبرص کے متعلق نشریات ہوتی ہیں ۔ برطانیہ نے ان کے خلاف حکومت یونان سے سخت احتجاج کیا ہے ۔ برطانیہ نے الزام لگایا ہے کہ ان نشریات کے ذریعہ قبرص کے باشندوں کو اکسایا جاتا ہے ۔ احتجاجی نوٹ یہاں برطانوی وزارت خارجہ نے یونانی سفیر کے حوالے کر دیا ۔

بھارتی کمیونسٹ پارٹی کا نیا پروگرام

نئی دہلی ۲۷ جون معلوم ہوا ہے ۔ ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی حکومت کی نئی پالیسیوں کے متعلق نیا رویہ اختیار کرے گی ۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے آج یہاں اپنے اجلاس میں پارٹی کانگرس میں پیش کرنے کے لئے پروگرام کا مسودہ تیار کر لیا ۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی کمیٹی یہ سفارش کرے گی ۔ کہ کمیونسٹ پارٹی حکومت کی خارجہ پالیسیوں کی حمایت کرے ۔ مرکزی کمیٹی نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ کمیونسٹ حکومت کے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ میں شرکت کریں ۔

مغربی طاقتوں کی نیت کا

قاہرہ ۲۸ جون ۔ قومی قیادت کے وزیر میجر صلاح سالم نے کہا ہے کہ اگر مغربی طاقتوں نے غیر ملکی معاہدوں کے ذریعہ عرب ممالک میں تفرقہ ڈالنے کی اپنی موجودہ پالیسی جاری رکھی ۔ تو عرب روس سے امداد لینے پر مجبور ہو جائیں گے ۔ آپ نے کہا روس عرب ممالک کی فوجی یا دوسری ضروریات سے عہدہ برآ ہونے کی پوری اہلیت رکھتا ہے ۔

روس کی جنگی تیاریاں

نیویارک ۲۷ جون روس نے جنگی بحری جہازوں کی تعمیر کا کام تیز تر کر دیا ہے امریکی بحریہ کے افسر اعلیٰ نے کہا ہے ۔ کہ روس ہمارے ایشیائی دوستوں کی سرحدوں کے قریب تر ہوتا جا رہا ہے ۔ اشتراکی چین بھی بحری بیڑے کی تیاریوں میں زور و شور سے مصروف ہے ۔

ربوہ میں باران رحمت

ربوہ ۲۸ جون ۔ کئی دنوں کی شدید گرمی کے بعد کل شام آندھی اور گرج کے ساتھ موسلا دھار بارش ہوئی ۔ رات کو بھی خاصی بارش ہوئی ۔ جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے تادم تحریر مطلع ابر آلود ہے ۔

برطانیہ میں نئے مکانات کی تعمیر

لنڈن ۲۷ جون ۔ برطانوی حکومت آئندہ چار پانچ سالوں میں ہر سال تین لاکھ مکان تعمیر کرے گی مکانات کے حصے مختلف فیکٹریوں میں تیار ہوں گے بعد ازاں انہیں یکجا کیا جائے گا ——— حجرات وہ ہو سکے ۔

ٹیٹو نے روس جانے کی دعوت قبول کر لی

بلغراد ۲۷ جون معلوم ہوا ہے یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے ماسکو جانے کے لئے حکومت روس کی دعوت قبول کر لی ہے

آسٹریا کی مجوزہ فوج

ویانا ۲۷ جون ۔ آسٹریا کے چانسلر جولیس راب نے ایک نشری تقریر میں کہا ہے ۔ کہ آسٹریا کی مجوزہ فوج کو اقتصادی مشکلات کے پیش نظر بتدریج قائم کیا جائے گا ۔ آپ نے کہا کہ ہماری فوج اس قدر مضبوط ضرور ہو گی کہ کسی دشمن کو آسٹریا پر حملہ کرنے کی ہمت

اسسٹنٹ ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ جون ۱۹۵۵ء

تعلق باللہ

اسلام کی بنیاد دراصل تعلق باللہ پر ہے۔ اگر اسلام سے اس کو نکال دیا جائے۔ اور صرف شریعت یا قانون کو لے لیا جائے تو یقیناً اسلام کی کوئی وقعت نہیں رہ جاتی کیونکہ اسلام ایک روحانی تحریک ہے وہ مادی زندگی کے گزارنے کے لئے جو قانون دیتا ہے۔ اس کا ایک سرا روحانیت کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اگر وہ روحانیت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تو اسلامی قانون بھی محض ایک ایسا ہی "اوم" بن کر رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ آجکل بعض مغربی تحریکیں محض عقلی تحریکیں ہیں۔

چنانچہ اس وقت جو تحریکیں اسلام کو برسر عروج لانے کے لئے مغربی تحریکوں کے انداز سے چلائی گئی ہیں۔ وہ بھی اسلام کو کچھ ایسی ہی تحریک بنا کر رکھ دیتی ہیں۔ اور چونکہ ایسی تحریکوں کے چلانے والوں کا خود اللہ تعالیٰ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے جب وہ تعلق باللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس میں بھی حقیقت نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کی غرض اسلامی قانون سے محض ایسا تعلق ہوتا ہے۔ جو مثلاً ہر پاکستانی کو تعزیرات پاکستان سے ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تعلق باللہ ایک واقعی چیز ہے محض خیالی چیز نہیں۔ جب ہم تعلق باللہ کہتے ہیں۔ تو اس کے معنے صرف یہ نہیں ہوتے کہ ہم قرآن کو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا مجموعہ سمجھ کر اس کے ہر حکم کی پابندی کریں۔ ورنہ ہمیں اس کے مطابق سزا دی جائے گی۔ ہم نے یہاں صرف کا لفظ عمداً استعمال کیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جن اصولوں کی پابندی کے لئے ہمیں مکلف کیا ہے۔ ان کی پابندی لازمی ہے۔ ان کی خلاف ورزی ہمیں مستوجب سزا بناتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ہم لفظی اور ظاہری طور پر ان کی پابندی کریں۔ اور ان احکام کی روح کو نہ سمجھیں۔

مگر اسلام الٰہی احکام کی پابندی اور ان کی روح کو سمجھنے تک بھی محدود نہیں ہے بلکہ اسلام ہمیں اسلام کی حقیقی بنیاد تعلق باللہ کے حقیقی تجربہ اور مشاہدہ کے لئے بھی راہ نمائی کرتا ہے۔ اور ایسے اصول پیش کرتا ہے جن پر ہم عمل کرکے تعلق باللہ کے واردات کو حاصل کر سکتے ہیں۔ یعنی ہم واقعی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہمارا اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق پیدا نہ ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ پر نہ تو واقعی ایمان پیدا کر سکتے ہیں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرکے ان سے حقیقی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ فائدہ جو ہمیں اطمینان کی اس جنت میں پہنچاتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

قرآن کریم میں جابجا آپ کو لقاء اللہ کی نعمت کا ذکر ملے گا۔ اور اس بات کا تذکرہ آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام نہ ماننے والے لقاء اللہ سے محروم کئے جائیں گے۔ اس سے ثابت ہے کہ لقاء اللہ ایک حقیقی چیز ہے۔ اور اسی کا نام دوسرے الفاظ میں تعلق باللہ ہے۔ اس لئے جن لوگوں کو لقاء اللہ یا تعلق باللہ کا براہ راست تجربہ یا مشاہدہ حاصل نہیں۔ وہ تعلق باللہ کی حقیقت کو نہیں پا سکتے۔ اور جب وہ تعلق باللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ صرف رسمی طور پر اس کا ذکر کر دیتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ عبادات میں خشوع و خضوع سے مراد لیتے ہیں۔ بے شک عبادات میں خشوع و خضوع تعلق باللہ کے لوازمات میں سے نہایت اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر محض خشوع و خضوع جس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرکت میں حاصل نہیں ہوتا۔ حقیقی تعلق باللہ نہیں ہوتا۔ حقیقی تعلق باللہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جب واقعی اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے۔ یعنے نہ صرف وہ ہمارے خشوع و خضوع کو دیکھتا ہے۔ بلکہ وہ ہماری دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کئی طریقوں سے قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمایا ہے (۱) اذا سألك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان

(۲) وقال ربکم ادعونی استجب لکم

یعنے (۱) جب اے مخاطب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں۔ تو انہیں کہہ دو کہ میں قریب ہوں۔ اور دعا کرنے والا جب مجھے بلاتا ہے۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

(۲) اور تمہارے رب نے کہا کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

قرآن کریم سے پوری وضاحت سے [illegible] کی تاویل نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ ان کی تاویل کرتے ہیں۔ اور تعلق باللہ کے معنے محض تکوینی خیال کرتے ہیں۔ وہ تعلق باللہ کی حقیقت کو بالکل نہیں سمجھتے۔

آج دنیا میں سوائے جماعت احمدیہ کے افراد کے کوئی شخص تعلق باللہ کے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کا قائل نہیں۔ بلکہ نیچریت سے متاثر ہو کر ایسی باتوں کو غیر عقلی اور غیر فطری سمجھتا ہے۔ حالانکہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق بھی حق الیقین نہیں ہو سکتا۔ اور اس طرح مذہب کی بنیاد ہی قائم نہیں رہتی۔

مسٹر محمد علی کا بیان

پچھلے دنوں پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی نے ڈھاکہ میں اپنے ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ نئی دستور ساز اسمبلی قرآن پاک اور سنت نبوی کی بنیادوں پر نیا آئین بنانے پر پوری توجہ دے گی۔ اس پر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی نے وزیر اعظم محمد علی کو ایک تار کے ذریعہ تحسین و آفرین کہی ہے اور لکھا ہے۔

"میں آپ کے ڈھاکہ کے اس اعلان کا کہ دستور قرآن کریم اور سنت پر مبنی ہونا چاہیئے۔ اور کہ مذہب کو سیاسی اور معاشرتی سرگرمیوں سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ خیر مقدم کرتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ مسلم مسلمان آپ کے ساتھ ہیں"۔

ہم مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور جماعت اسلامی کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ ان کی سیاسی زندگی میں شاید یہ پہلا موقعہ ہے کہ انہوں نے پاکستان کے ارباب حکومت میں سے کسی کی بات پر اعتماد کیا ہے۔ ورنہ ارباب حکومت میں سے اگر کبھی کسی نے ایسی بات پہلے کہی تو آپ نے کبھی اس کو کوئی وقعت نہیں دی۔ خدا جانے مسٹر محمد علی کے الفاظ میں اب کیا سحر پیدا ہو گیا ہے کہ مولانا کو ان کے الفاظ پر اعتماد ہو گیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آج تک انہیں کسی پر یقین نہیں آیا۔ چنانچہ قائد اعظم مرحوم نے تقسیم ملک سے پہلے کئی بار اس بات کا دعویٰ کیا تھا۔ کہ پاکستان میں قرآن کریم کے مطابق ہی قانون بنایا جائے گا۔ مگر اس کے باوجود مودودی صاحب نے پاکستان کی تائید سے ہاتھ کھینچے رکھا۔ اور مخالفین کو ہی تقویت دیتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد بھی ارباب حکومت یہی اعلان کرتے رہے۔ مگر مودودی صاحب ان پر بداعتمادی کا ہی اظہار کرتے رہے۔ اور الگ نعرہ لگاتے چلے گئے۔ بلکہ ارباب حکومت کی مخالفت میں پاکستان دشمن عناصر سے شیر و شکر رہے اور ہر اس سرگرمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ جو حکومت کو گرانے کے لئے کی جاتی رہی۔

ابھی حال میں آپ نے جو تقریر رہا ہونے کے بعد شیخوپورہ میں کی۔ اس میں بھی ارباب حکومت کو اپنا اس لئے دشمن بتایا ہے۔ کہ گویا آپ اسلامی قانون کے نفاذ کے واحد داعی ہیں۔ اور باقی تمام مسلمان خواہ ارباب حکومت ہوں یا علماء آپ کے راستہ میں روڑے اٹکانے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اب کے مسٹر محمد علی کے الفاظ پر صاد کہنا اور انہیں خیر مقدم کا تار ارسال کرنا ایک حیرت ناک ذہنی انقلاب ہے۔ اور یہ شبہ پیدا کرتا ہے۔ کہ ع

مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دور جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

بہرحال ہم مولانا مودودی صاحب اور آپ کی جماعت کو اس ذہنی انقلاب پر اگر واقعی ایسا ہے مبارکباد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ اور مسٹر محمد علی کی خوش قسمتی پر اظہار مسرت کرتے ہیں کہ جن پر یہ خوش اعتمادی کی گئی ہے۔ اس سے ہمیں یہ امید بندھتی ہے۔ کہ مودودی صاحب آئندہ اندھا دھند حکومت کی مخالفت کے لئے ہر تخریبی عنصر سے گٹھ جوڑ کرنا شائد ترک کر دیں گے اور دل سے حکومت کے ساتھ تعاون علی البر کا طریق اختیار کریں گے۔

ضروری اعلان

مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ ان کے دو خطوط ملے ہیں۔ جن پر "لاہور" لکھا تھا۔ مفصل پتہ نہ تھا۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو فوری طور پر ربوہ تشریف لائیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو۔ تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

ماھانہ جلسہ خدام

آج مورخہ ۲۸ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ قیادت ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں مغرب کے بعد منعقد ہوگا جملہ خدام وقت پر جلسہ میں شریک ہوں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ

درخواست دعا میری والدہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے بزرگان سلسلہ سے دعائی درخواست ہے۔ محمد افضل لاہور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

ایک نبی کی حیثیت میں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

مورخہ ۳۰ جون کو یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منایا جا رہا ہے۔ اس تقریب کی مناسبت سے حضور کا ایک پر معارف مضمون درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جو حضور نے ۱۹۲۹ء میں الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے لئے تحریر فرمایا تھا۔

اہم مضامین پر قلم اٹھانے کے یہی معنے ہوا کرتے ہیں۔ کہ ان کے کسی ایک پہلو پر روشنی ڈال دی جائے۔ ورنہ جو مضامین کہ سینکڑوں صفحات کے محتاج ہیں۔ انہیں ایک دو صفحات میں لے آنا یقیناً انسانی طاقت سے بالا ہے۔ یہ بھی مذکورہ بالا مضمون کے متعلق جو اپنی تفصیلات کے لئے بیسیوں مجلدات کا محتاج ہے۔ بلکہ پھر بھی ختم نہیں ہو سکتا۔ یہی طریق اختیار کروں گا

خدا تعالےٰ کا کلمہ

انبیاء خدا تعالےٰ کا کلمہ ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا (کہف) تو کہہ دے کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور ان سے میرے کلمات کی توضیح و تشریح کی جائے تو سمندر ختم ہو جائیں گے۔ مگر میرے کلمات کا بیان ختم نہ ہوگا۔ خواہ اسی قدر سیاہی ہم اور بھی کیوں نہ پیدا کر دیں۔ غرض نبوت کا مضمون تو ایک نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔ مگر موقعہ کے لحاظ سے اس کا ایک قطرہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

نبی کے کام

قرآن کریم نے نبی کے چار کام مقرر فرمائے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں اس کا اشارہ ہے۔ ان کی دعا قرآن کریم میں یوں نقل ہے ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم (بقرہ ع ۱۵) اے ہمارے رب۔ اہل مکہ میں ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرما۔ جو انہیں میں سے ہو۔ اور ان کو تیرے نشانات سنائے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت کی باتیں سکھائے۔ اور انہیں پاک کرے ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ نبی کے کاموں کا ایک بہترین نقشہ ہے جو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھینچ دیا ہے۔ نبی کا کام (۱) اللہ تعالےٰ کی آیات کا سنانا (۲) کتاب کا سکھانا (۳) حکمت کی باتوں کی تعلیم دینا اور (۴) لوگوں کے نفوس کو پاک کرنا ہے۔ گویا اس سے زیادہ مختصر الفاظ میں کوئی اور نقشہ نبی کے کاموں کا کھینچا نہیں جا سکتا ہے۔ آؤ ہم دیکھیں کہ ان کاموں کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیسے ثابت ہوتے ہیں۔

نبی کا پہلا کام آیات سنانا

پہلا کام نبی کا آیات کا سنانا بتایا گیا ہے۔ آیت کے معنے عربی زبان میں عبرت اور دلیل کے ہوتے ہیں۔ جو چیز کسی اور چیز کی طرف راہ نمائی کرے وہ آیۃ ہے۔ پس آیات کے سنانے کا یہ مطلب ہوا کہ ایسی باتیں بتائیں جو امور غیبیہ پر ایمان لانے کا موجب ہوں۔ کیونکہ امور غیبیہ ایسے امور ہیں کہ انسان ان تک خود رسائی نہیں پا سکتا۔ خدا تعالےٰ کا وجود سب سے مقدم ہے۔ بلکہ ایک ہی حقیقی وجود ہے۔ مگر وہ اس قدر وراء الورا ہے۔ کہ اس تک پہونچنا انسانی طاقت سے بالا ہے۔ اس تک پہونچنے کا ذریعہ محض وہ دلائل اور براہین اور وہ عرفان اور مشاہدہ ظہور صفات الٰہیہ ہو سکتا ہے۔ جو ہمیں اس کے قریب کر دے۔ اور اس کے وجود کے متعلق ہمارے دلوں میں کوئی شک باقی نہ چھوڑے۔ یہی حال قانون قدرت کے ظہور کا اور ملائکہ کا اور رسالت کا اور کلام الٰہی کا اور بعث بعد الموت کا ہے۔ ان میں سے ایک چیز بھی ایسی نہیں۔ کہ جس کی سمجھ انسان کو براہ راست ہو سکتی ہو۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک شے ایسے دلائل کی محتاج ہے۔ جو ہمیں روحانی اور عقلی طور پر ان کے قریب کر دیں۔ ان سے ہمیں ایسا اتصال بخش دے۔ کہ گویا ہم نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

امور مذکورہ بالا کی اہمیت اس امر سے ثابت ہے۔ کہ جس قدر بھی مذاہب ہیں۔ وہ کسی نہ کسی رنگ میں ان امور پر ایمان لانے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اور کسی نہ کسی نام کے نیچے ان امور کو اپنے معتقدات میں شامل رکھتے ہیں۔ خواہ تشریحات میں کس قدر ہی اختلافات کیوں نہ ہو۔ پس جو شخص بھی ان امور پر ایمان لانے کو ہمارے لئے آسان کر دیتا ہے اور ہمیں ایسے مقام پر کھڑا کر دیتا ہے۔ کہ جس جگہ کھڑے ہو کر ان امور کا گویا ایسا مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ کہ اس کے بعد کسی شک کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ وہ نبوت کے کام کو اپنے کمال تک پہنچا دیتا ہے۔

صفات الٰہی کا بیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ اور آپ کے کام کو جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں صاف نظر آتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا کام کو آپ نے ایسے بے نظیر طریق پر کیا ہے۔ کہ اسکی مثال اور کہیں نہیں ملتی۔ خدا تعالےٰ کے وجود کے متعلق سب سے پہلی چیز اسکی صفات کا بیان ہے۔ ایک غیر محدود ہستی ہونے کے لحاظ سے وہ اپنی صفات ہی کے ذریعہ سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص صفات الٰہیہ کو اس طرح بیان نہیں کرتا۔ کہ ایک طرف تو اللہ تعالےٰ کی عظمت دلنشین ہو۔ اور دوسری طرف عقل ان کا اس حد تک ادراک کر سکے۔ جس حد تک کہ ان کا سمجھنا انسانی عقل کے لئے ممکن ہو۔ وہ ہرگز خدا تعالےٰ تک بندوں کو پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

توحید الٰہی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو صفات خدا تعالےٰ کی بیان کی ہیں۔ وہ ایسی ہیں کہ ایک طرف تو عقل انسانی ان سے تسلی پا جاتی ہے۔ دوسری طرف وہ ایک غیر محدود اور قادر اور خالق ہستی کے بالکل شایان شان ہیں۔ آپ ایک طرف تو خدا تعالےٰ کو تمام مادی قیدوں اور ظہوروں اور جلووں سے پاک ثابت کرتے ہیں۔ اور اس کی توحید پر اس قدر زور دیتے ہیں۔ کہ تمام آلائشوں اور نقصوں سے اسے پاک قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کی محبت اور اپنی مخلوق کو اعلیٰ درجہ کے مقامات تک پہنچانے کی خواہش کو ایسے واضح طور پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ انسانی دل محبت سے بھر جاتا ہے۔ اور عقل مطمئن ہو جاتی ہے۔ مگر آپ اسی پر بس نہیں کرتے۔ آپ اس اصل کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ امور جن پر ایمان لانا انسان کی نجات کے لئے ضروری ہے۔ ان پر ایمان لانے کی بنیاد صرف عقلی دلیل پر نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ مشاہدہ پر ہونی چاہیئے۔ تا کہ دل شک و شبہ کے احتمال سے بھی پاک ہو جائے۔ اور آپ اس امر پر بھی زور دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی صفات اس کے خاص بندوں کے لئے ایسے خاص رنگ میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ کہ ان کے معجزانہ ظہور کو دیکھ کر انسان کا دل یقین کی آخری کیفیات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

ملائکہ کی حقیقت

ملائکہ کے متعلق جہاں ایک طرف آپ نے ان لوگوں کے خیالات کو رد کیا ہے۔ جو ان کے وجود ہی کے منکر ہیں۔ وہاں ان لوگوں کے خیالات کو بھی رد کیا ہے۔ جو انہیں بادشاہی درباریوں کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں۔ اور بتایا ہے۔ کہ ملائکہ نظام عالم کے روحانی اور جسمانی سلسلہ میں اسی طرح ضروری وجود ہیں۔ کہ جس طرح دوسرے نظر آنے والے اسباب وہ ایک مادی خدا کے دربار کی رونق نہیں ہیں۔ بلکہ ایک غیر مادی خدا کے احکام تکوین کی پہلی کڑیاں ہیں۔ اور روحانی اور جسمانی سلسلے پوری طرح ان پر قائم ہیں۔ اور جس طرح بنیاد کے بغیر عمارت نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح ملائکہ کے بغیر کائنات کا وجود ناممکن ہے۔

قانون قدرت کیا ہے

آپ نے قانون قدرت کو ایسا قریب الفہم کر دیا کہ مادی علل و اسباب کا سمجھنے والا سائنسدان اور عقلی موجبات کی موشگافی کرنے والا فلسفی اور روحانی اثرات پر نگاہ رکھنے والا صوفی اور موٹی موٹی باتوں سے نتیجہ نکالنے والا عامی یکساں طور پر تسلی پا گیا۔ ہر ایک نے اسے اپنے اپنے نقطۂ نگاہ سے دیکھا۔ غور کیا اور اطمینان کا سانس لیا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کی تصدیق کر دی۔ کیونکہ مختلف پہلوؤں سے غور کرنے کے بعد جب ایک ہی نتیجہ نکلے تو اس نتیجہ کی صحت میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا

رسالت اور کلام الٰہی کی ضرورت

آپ نے رسالت اور کلام الٰہی کی ضرورت اور قانون قدرت کی مثال

سے ثابت کیا۔ وہ خدا جس نے جسمانی آنکھ کے لئے سورج کو پیدا کیا ہے۔ کس طرح ممکن ہے کہ روحانی آنکھ کو کام کے قابل بنانے کے لئے اس نے روحانی سورج اور روحانی نور پیدا نہ کیا ہو۔ حالانکہ جسمانی آنکھ کا تعلق تو ایک محدود عرصہ سے ہے۔ لیکن روحانی بینائی کا اثر انسان کی تمام آئندہ زندگی پر ہے۔ خواہ اس دنیا کی ہو۔ خواہ اگلے جہان کی۔

بعث مابعد الموت

بعث مابعد الموت کے متعلق بھی آپ نے مختلف پیرایوں سے بحث کی اور ایسے رنگ میں اسے پیش کیا کہ وہ ایک خالص علمی مسئلہ کی بجائے ایک عملی مسئلہ بن گیا۔ انسانی اعمال ایک زبردست جزاء کے طالب ہیں اور وہ جزاء اس امر کی مقتضی ہے کہ اسے دوسروں کی نگہ سے مخفی رکھا جائے۔ کیونکہ اس عظیم الشان جزاء کے ظاہر ہو جانے پر انسانی اعمال اختیاری نہیں رہیں گے بلکہ ایک رنگ میں غیر اختیاری ہو جائینگے عالم آخرت ایک نئی دنیا نہیں ہے۔ بلکہ اسی دنیا کا ایک تسلسل ہے جس میں مادیات کے اثر سے آزاد ہو کر انسانی روح اسی راستہ پر بلا روک ٹوک چلنا شروع کر دیتی ہے۔ جو اس نے اپنے اعمال کی داغ بیل ڈالکر اپنے لئے تیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ ایک غم و غصہ سے پُر بادشاہ نہیں۔ اس کی صفات کے تقاضے نے انسان کو پیدا کیا تھا اور وہی صفات اس امر کی متقاضی ہیں کہ انسان آخر کار اپنے مقصد کو پا جائے اور کوئی پہلے اور کوئی پیچھے آخر اس وجود سے پیوست ہو جائے۔ جس وجود کی رحمت اسے عالم وجود میں لائی تھی۔

غرض ہر ایک مخفی مسئلہ کو جس پر ایمان کی بنیاد تھی وہم اور شک کے بادلوں سے نکال کر ایک چمکتے ہوئے سورج کی روشنی کے نیچے آپ نے رکھدیا تاکہ ہر شخص اپنی عقل کی آنکھ سے اسے دیکھ سکے اور اپنے روحانی ادراک سے اسے چھو سکے۔ اور وہم اور وسوسہ سے نکل کر یقین اور اطمینان حاصل کر سکے۔

نبی کا دوسرا کام۔ تعلیم کتاب

دوسرا کام نبی کا تعلیم کتاب ہے اس کام کو بھی آپ نے ایسے رنگ میں پورا کیا ہے کہ کسی اور وجود میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے سب سے اول تو یہ بتایا کہ شریعت ایک فضل ہے۔ انسان اپنی دنیوی اور اخروی زندگی کی بہتری کے لئے اس امر کا محتاج ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس پر اپنی رضی کا اظہار کرے تاکہ اس روحانی سفر میں جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اس کے کاموں کی بنیاد شک اور وہم پر نہ ہو بلکہ یقین اور وثوق پر ہو۔ شریعت ایک بوجھ نہیں۔ جو آگے ہی بوجھ سے دبے ہوئے انسان کو کچلنے کے لئے اس کے سر پر رکھدیا گیا ہے وہ کسی سزا کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ محبت کے تقاضے کے ماتحت اس کا نزول ہوا ہے۔ اور ان مخفی گڑھوں اور یکدم چکر کھا جانے والے موڑوں اور سربلند اور رسید تک پہاڑیوں اور تیز اور سرعت سے بہنے والی ندیوں اور حد سے جھکی ہوئی شاخوں اور کانٹوں دار جھاڑیوں اور گندگی اور میلے کے ڈھیروں سے مطلع کرنے کے لئے اتاری گئی ہے جو اس لمبے سفر میں انسان کے لئے تکلیف کا موجب اور اسے اس کے سفر کو بآرام طے کرنے سے محروم کر دینے کا باعث ہو سکتی ہیں وہ نہ سزا ہے نہ امتحان بلکہ راہنما ہے اور ہادی۔ اس کا کوئی حکم خدا تعالیٰ کی شان کو بڑھانے والا نہیں بلکہ ہر اک حکم انسان کی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہے

عالمگیر شریعت

آپ نے دنیا کے سامنے یہ ایک نیا طریق پیش کیا کہ شریعت عالمگیر ہونی چاہیئے اور اس میں مختلف طبائع اور مختلف طاقتوں کا لحاظ رکھا جانا چاہیئے جو کتاب کہ مختلف طبائع اور مختلف طاقتوں کا لحاظ نہیں کرتی۔ وہ گویا دنیا کے ایک حصہ کو نجات پانے سے بالکل محروم کر دیتی ہے۔ اور اس طرح خود اس غرض کو معدوم کر دیتی ہے۔ جس کے لئے اسے دنیا میں بھیجا گیا تھا۔

شریعت کے دو اہم امور

تیسرا اصل کتاب کی تعلیم میں آپ نے یہ مدنظر رکھا کہ شریعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ دو اہم ضرورتوں کو پورا کرے۔ ایک طرف تو اس میں ان تمام ضروری امور کے متعلق ہدایت ہو جن کا مذہبی روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ تعلق ہے۔ اور دوسری طرف انسان کی ذہنی ترقی کے لئے اس میں گنجائش ہو۔ اور وہ انسانی دماغ کو بالکل جامد بنا کر اس میں سڑاند ہو نہ پیدا کر دے۔ ان دو اصولوں کے ماتحت آپ نے ان دو خطرناک راستوں کو بند کر دیا جو حقیقی روحانیت کو تباہ کرنے کا باعث بن جایا کرتے ہیں۔ یعنی اباحت کے راستہ کو بھی جو انسان کے روحانی مفاد کو مادی لذات کی قربان گاہ پر قربان کر دیا کرتا ہے۔ اور تقلید جامد کے راستہ کو بھی جو انسانی دماغ کو ایک سڑے ہوئے تالاب کی طرح بنا کر ان بدبوؤں کا مرکز بنا دیتا ہے۔ جو نشوونما کی تمام قابلیتوں کو جلا کر رکھ دیتی ہیں۔

نبی کا تیسرا کام۔ تعلیم حکمت

تیسرا کام نبی کا تعلیم حکمت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کام میں بھی ایک بے نظیر مثال قائم کی ہے آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے باوجود خدا تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کے بے نظیر اظہار کے اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قادر ہونے کے یہ معنے نہیں کہ وہ جو چاہے حکم دے۔ اور کسی کو اس کی وجہ دریافت کرنے کی مجال نہ ہو۔ وہ اگر قادر ہے تو غنی بھی ہے۔ کسی حکم میں خود اس کا اپنا فائدہ مدنظر نہیں ہوتا۔ اور پھر وہ حکیم بھی ہے وہ کوئی حکم نہیں دیتا۔ جب تک کہ کوئی نہ کوئی حکمت مدنظر نہ ہو پس کسی تعلیم کے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہونیکے یہ معنے نہیں کہ اس کی جزئیات تمام حکمتوں سے اور اس کے احکام تمام علتوں سے خالی ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف کسی بات کا منسوب ہونا ہی اس امر کا ضامن ہے کہ وہ بات ضرور حکمتوں سے پُر اور مقاصد عالیہ سے وابستہ ہے ورنہ وہ حکیم اور غنی ہستی اس کا حکم کیوں دیتی اس اصل کے ماتحت آپ نے اپنی تمام تعلیم کی حکمتیں ساتھ ساتھ بیان فرمائی ہیں۔ ہر اک بات جس کا حکم دیا ہے۔ اس کے ساتھ بتایا ہے کہ اس کے کرنے کے کیا فوائد ہیں اور اس کے نہ کرنے کے کیا نقصانات ہیں اور ہر اک بات جس سے روکا ہے اسکے ساتھ ہی یہ بتایا ہے کہ اس کے کرنے سے کیا نقصانات ہیں اور اس کے نہ کرنے میں کیا فوائد ہیں۔ پس آپ کی تعلیم پر عمل کرنیوالا اپنے دل میں انقباض نہیں محسوس کرتا بلکہ ایک جوش اور خوشی محسوس کرتا ہے اور خوب سمجھتا ہے کہ مجھے جو حکم دیا ہے۔ اس میں بھی میرا خصوصاً اور دنیا کا عموماً فائدہ ہے۔ اور جس امر سے مجھے روکا گیا ہے۔ اس میں بھی میرا خصوصاً اور دنیا کا عموماً نفع ہے اور یہ بشارت اس کے اندر ایک ایسی خوشگوار تبدیلی پیدا کر دیتی ہے کہ شریعت پر عمل کرنا اسے ناگوار نہیں گذرتا بلکہ وہ اس پر عمل کرنے کو ایک ضروری فرض سمجھتا ہے۔ اور اسے ایک چٹی نہیں خیال کرتا۔ بلکہ ایک عظیم الشان رحمت خیال کرتا ہے

نبی کا چوتھا کام تزکیہ نفوس

چوتھا کام ایک نبی کا تزکیہ نفوس ہے۔ یعنی لوگوں کے دلوں کو پاک کر کے ان کے اندر ایسی قابلیت پیدا کرنا کہ وہ خدا تعالیٰ سے اتصال تام حاصل کر سکیں۔ اور اس کے فیوض کو اپنے نفس میں جذب کر کے بقیہ دنیا کے لئے اس کے مظہر اور اس کی قدرتوں کی جلوہ گاہ بن سکیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کام کو اس احسن طریق پر پورا کیا ہے۔ کہ دوست تو دوست آپ کے دشمن بھی اس کام کے قائل ہیں جس ملک میں آپ پیدا ہوئے اور جس قوم کے آپ ایک فرد تھے۔ اس کی جو حالت تھی۔ وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں۔ خود اس زمانہ کی عام حالت بھی اچھی نہ تھی۔ عرب جو آپ کا ملک تھا اس کے سوا دوسرے ممالک بھی مذہبی اخلاقی علمی اور عملی حالت میں اچھے نہ تھے۔ گویا ایک رات تھی جو سب دنیا پر چھائی ہوئی تھی۔ اول تو پہلے مذاہب کی پاک تعلیموں کو ہی لوگوں نے بگاڑ دیا تھا۔ دوم جو کچھ بھی تعلیموں میں سے موجود تھا۔ اس پر بھی عمل نہ تھا۔ مذہب تو ایک بالا چیز ہے۔ معمولی انسانیت بھی مردہ ہو چکی تھی۔ اور شرافت مفقود ہو رہی تھی۔ شرک و بدعت اور گندی رسوم ایک دوسرے کا حق مارنا۔ فسق و فجور ظلم۔ قتل و غارت۔ بے شرمی اور بے حیائی جہالت سستی۔ نکما پن۔ تفرقہ۔ شراب خوری جوئے بازی۔ کبر۔ خود پسندی۔ غرض ہر اک عیب اس وقت موجود تھا۔ اور اس کے مقابل کی ہر ایک نیکی مفقود تھی۔ یہانتک کہ بدی کا احساس بھی مٹ گیا تھا۔ اور اس کے ارتکاب پر بجائے شرمندگی محسوس کرنے کے فخر کیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں پیدا ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کو اپنی تربیت کے لئے چنا۔ جو اس تاریک زمانہ میں بھی سب قوموں سے گندہ اور بدی میں بڑھی ہوئی تھی۔ نظام حکومت اس کے اندر اس قدر مفقود تھا۔ کہ اسے سب سے زیادہ فخر اپنی لامرکزیت پر تھا۔ اس قوم کے اندر اپنی پاکیزگی کی روح آپ نے پھونکنی شروع کی۔ جیسا کہ قاعدہ ہے۔ جس چیز کو بھی نیا انسان اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ لوگوں نے آپ کا مقابلہ شروع کیا۔ اور سخت ہی مقابلہ کیا۔ مگر آپ استقلال اور صبر سے کام کرتے چلے گئے اور لوگوں کی مخالفت کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ ماریں کھائیں گالیاں سنیں، طعنے سہے سب کچھ برداشت کیا۔ مگر دنیا کی گمراہی کو برداشت نہ کیا۔ آخر ایک ایک کر کے لوگوں کے دلوں پر فتح پانی شروع کی۔ سالہا سال تک یہ مقابلہ جاری رہا۔ بڑے بڑے قوی دل ہار گئے۔ مگر آپ نے دل نہ ہارا۔ جس طرح پانی پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے بہتے بہتے نرمی سے طاقت سے اپنا راستہ نکال لیتا ہے۔ جس پر سے وہ آسانی کے ساتھ بہہ سکے۔ اسی طرح آپ نے اپنے نیک نمونے اور موثر وعظ سے دنیا کی اصلاح کا کام جاری رکھا۔ یہانتک کہ وہ دن آ گیا کہ پاکیزگی اور طہارت کی خوبی کے دل قائل ہو گئے۔ روحانی مردوں نے اپنے اندر ایک نئی روح۔ سوئے ہوؤں نے تمازت آفتاب۔ بیماروں نے صحت کے آثار اور کمزوروں نے ایک طاقت کی لہر اپنے اندر محسوس کرنی شروع کی۔ دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا۔ جہاں ظلم اور تعدی کی حکومت تھی وہاں عدل اور انصاف کا دور دورہ ہو گیا جہاں جہالت کے بادل چھا رہے تھے۔ وہاں علم کا سورج چمکنے لگا۔ جہاں برودت اور جمود جمے بیٹھے تھے۔ وہاں عمل اور سعی کی گرم بازاری ہو گئی۔ نسل انسانی نے سانس لیا اور کروٹ بدلی۔ اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس معجزانہ تغیر پر نظر ڈالی جو محمد رسول اللہ کی بے نفس جدوجہد نے پیدا کر دیا تھا۔ اور بے اختیار ہو کر چلا اٹھی کہ بے شک تو نبی ہے بلکہ نبیوں کا سردار۔ اللھم صل علے محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد

(الفضل ۲۹ رمئی ۱۹۲۹ء)

اسلامی نظامِ حکومت کیونکر قائم ہو سکتا ہے؟

(۲)

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

عزیزانِ من! جب عوام اور مسلمان علماء کی یہ دگرگوں حالت ہو، تو آپ ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں، کہ ایسی صورتِ حال کی موجودگی میں پاکستان میں اگر آئینِ اسلامی ترویج پا جائیں، تو کیونکر باور کیا جا سکتا ہے۔ کہ اسلامی حکومت کے دعویدار اربابِ حکومت کی اطاعت و فرمانبرداری کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ بلکہ اغلب خیال ہے، کہ سرکشی و بغاوت کا علم اور بھی بلند کرنے میں ایسے لوگ پیش پیش ہوں گے کیونکہ موجودہ ان کا طرزِ عمل اس پر شاہد ناطق ہے۔

ہاں جیسا کہ ہم نے ابتداء میں عرض کیا ہے۔ پاکستان بلکہ ساری دنیا میں اگر مسلمان عوام اور علماء چاہتے ہیں، کہ اسلام ہی کی حکومت قائم ہو جائے۔ تو اس کی صورت یہی ہے۔ کہ وہ اپنے اندر وہ عظیم الشان تبدیلی پیدا کریں۔ جو کہ اسلام کی مقدس آمد کا مقصد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک بعثت کی غرض تھی۔ اگر وہ ایسا کر لیں۔ تو وہ زمانہ بعید نہیں۔ جس میں کہ چاروں اطراف سے ان الحکم الا للّٰہ کی ایمان افروز صدائیں، بلند ہوتی ہوئی سنائی دیں گی۔ یہ جو کچھ ہم عرض کر رہے ہیں۔ ہمارا اپنا ہی خیال نہیں۔ بلکہ اس خیال کے وہ علم دوست اصحاب بھی مؤید ہیں۔ جو جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ چنانچہ جناب مولوی محی الدین احمد صاحب بی۔اے قصوری اپنے ایک مضمون میں زیرِ سرخی "نجات کی واحد صورت" تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"ہمارے علمائے کرام اپنی اصلاح کریں۔ آخر یہ دنیوی منفعت بازی، یہ تکاثر، یہ اپنی خداداد قوتوں کا خالص متاعِ دنیٰ کی طلب و جستجو میں کھونا کب تک؟ یہ قوم فروشی یہ تلعب بالدین۔ یہ فسق و فجور پر سکوت جسے رحمۃ للعالمین نے گونگا شیطان کہا تھا۔ زیادہ دیر تک ان کے لئے نفع بخش نہ ہو سکے گا۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہر خطبہ مبارک میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان کے جسم میں ایک مضغہ گوشت ہے۔ کہ جب وہ بگڑ جائے۔ تو سارا جسمِ انسانی بگڑ جاتا ہے۔ اور جب وہ درست ہو جائے۔ تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے۔ اور پھر فرماتے الا وھی القلب۔ یہ ایک نہایت بلیغ تشبیہ تھی۔ جو زبانِ فیض ترجمان نے بیان فرمائی۔ امت ایک جسم ہے۔ اور اس کا قلب علماء اور فقط علماء ہیں۔ اگر علماء درست ہو جائیں۔ تو ساری امت درست ہو جائے گی۔ اور اگر وہ بگڑ جائیں۔ جیسا کہ اس وقت حال ہے۔ تو یقیناً تمام امت فنا ہو جائے گی۔ اور اس تمام کا بوجھ فقط علماء کی گردن پر ہوگا۔ فھل من مدکر۔"

(اخبار "الاعتصام" ۱۹ ستمبر ۱۹۵۲ء)

جناب مولوی عبد الغفار صاحب الخیری اپنے ایک مضمون میں رقمطراز ہیں

"میں مسلمانوں سے بالعموم اور اسلامی حکومت کا مطالبہ کرنے والوں سے بالخصوص دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے اہلکارانِ اسلامیہ کی اہلیت اور صلاحیت کا کیا معیار سمجھا۔ اور مقرر کیا۔ اور اس کے حصول کے لئے کیا تدابیر اختیار کی ہیں۔ یا ان کے نزدیک اس معیار کے واسطے یہی کافی ہے۔ کہ زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار ہو۔ تو تحریر و تقریر جاذبِ قلوب ہو۔ چاہے عمل کچھ بھی ہو، تو میں عرض کروں گا۔ کہ "الاناء یترشح بما فیہ" برتن میں جو کچھ ہوتا ہے۔ وہی تو چھلکتا ہے۔ ...... میں کہتا ہوں کیا واقعی مسلمان سچے دل سے اسلامی حکومت کے طالب ہیں،

زبان سے نہیں عمل سے جواب دیں۔ گھاس پھوس سے دل کے کھیت کو صاف کر کے اسلامی حکومت کا اس میں بیج بوئیں۔ کتاب و سنت کے باصفا چشمہ سے آبیاری کریں۔ اللہ تعالےٰ کے دربار سے استحقاقِ خلافت حاصل کریں۔ اسلامی حکومت تیار ہے۔ ہے کوئی لینے والا یا یونہی باتیں ہیں کاش! مسلمان بحیثیت مسلم اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور ان کو بجا لانے کی تدابیر اختیار کریں۔ حکومت تو انعام ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو لوگ اپنی حکومت بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالےٰ کی نصرت اور انعام سے کیا واسطہ؟ ضرورت ہے کہ مسلمان اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایت اور احکام کے سانچے میں باتباعِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی زندگی کو ڈھالنے کے لئے آج ہی سے کمربستہ ہوں۔ تاکہ خود پاکیزہ اور پُر امن زندگی سے سرفراز ہو کر دنیا کے لئے نمونہ ہو سکیں۔ اور اعلان کر سکیں۔ کہ امن و سلامتی اسلامی حکومت میں ہی میسر ہو سکتی ہے۔ اس کے باہر صرف فتنہ و فساد ہے۔ اور کچھ نہیں۔" (رسالہ "صحیفہ اہلحدیث" کراچی جلد ۳۱ نمبر ۱۰ صفحہ ۱۳ تا ۱۵)

جناب مولوی مشیر الحق صاحب بحری آبادی تعمیر لکھنؤ اپنے ایک مضمون "زندہ سیاست" میں لکھتے ہیں۔

"در اصل اسلامی نظام کے قبول نہ کئے جانے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کے ماننے والے مسلمان جیتے جی مردہ ہو چکے ہیں۔ زندہ جماعتوں کی طرح ان میں زندگی نہیں ہے۔ ان کی اپنی زندگی میں اسلامی طرز کی کوئی جھلک نہیں ہے۔ ایک غیر مسلم پڑوسی اور اپنے مسلمان پڑوسی میں صرف رہن سہن نام اور کچھ کھانے پینے کی چیزوں سے فرق محسوس ہوتا ہے۔ کسی مسلمان میں اب وہ اسلام کے لئے تڑپ ہی نہ رہی۔ جس کا مظاہرہ ہمارے بزرگوں نے کیا ہے۔ جن کی بدولت آج ہم زندہ ہیں۔ اب یہ خوب سمجھ لیجئے۔ کہ صرف قرآن اللہ کی کتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول اور اللہ کو اللہ مان لینے سے دنیا اسلام کو قبول نہ کرے گی۔ ہم اپنے حجرے میں بیٹھ کر خواہ تمام عمر اللہ اللہ کی ضربیں لگائیں۔ ایک متنفس کو بھی متاثر نہ کر سکیں گے۔ ہمیں دنیا میں اپنے عمل سے اسلام کی صحیح صورت دکھانی ہوگی۔ اور آج کی زندہ قوموں کی طرح اپنے میں اصول کے لئے مرنے کی تڑپ پیدا کرنی ہوگی۔ ...... جب تک ہم اپنے اصولوں کو جن پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ اپنی زندگی میں اور اپنی جماعت کے ایک ایک فرد کی زندگی میں اس طرح جاری و ساری نہ کر دیں گے۔ کہ ہماری زبان قرآن ہو گی۔ ہمارا عمل اسوۂ رسولؐ کے مطابق ہوگا۔ ہمارا ایک ایک قدم خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر اٹھے گا۔ اس وقت تک ہم دنیا کو متاثر نہیں کر سکتے۔ یاد رکھیئے۔ جس دن ہم دنیا کے سامنے قرآن کو زندہ شکل میں پیش کر دیں گے۔ اسی دن ہماری فتح ہوگی۔ اور بغیر کسی مطالبے اور کسی ہنگامے اور بغیر کسی ریزولیوشن کے ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا کی تمام حکومتیں اسلامی نظام کو اپنا لیں گی۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ یہاں لوگ اسلامی نظام کو اختیار کر لیں۔ تو ہم اور آپ کو پہلے اپنی زندگی میں خود اسلام مکمل طریقے سے رائج کرنا ہوگا۔ ہمیں اسلام کے ایک ایک جزئیہ کو اپنی زندگی میں اس طرح بسانا ہوگا۔ کہ ہم اسلام کا نمونہ بن جائیں۔ ہم جس کے پاس سے گذریں۔ اسے متاثر کئے بغیر نہ چھوڑیں۔ یہ اگر ہو گئے۔ تو ہندوستان کا کیا ذکر ہے۔ ساری دنیا میں اسلامی نظامِ حکومت خود بخود نافذ ہو جائیگا۔"

(رسالہ "مولوی" دہلی جلد ۵۲ نمبر ۱ صفحہ ۱۵ و ۱۶)

جناب مدیر صاحب رسالہ "حقیقتِ اسلام" لاہور اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن پاک سے ہدایت یاب ہونے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ اور تقویٰ دل میں ہوتا ہے۔ قرآنی حکومت چور کے ہاتھ کاٹنے زانی کو سنگسار کرنے شرابی کو درّے لگانے پر ختم نہیں ہو جاتی۔ جو لوگ پاکستان میں قرآنی حکومت کی رٹ لگا رہے ہیں۔ انہیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ قرآن سے باغی قرآنی حکومت کر سکتے ہیں نہ کوئی حکومت اپنے قوانین یا آرڈی ننسوں سے اخلاق۔ معاملات۔ تعلقات۔ تزکیہ نفس اور تقویٰ پیدا کر سکتی ہے۔ کسی حکومت نے آج تک کہیں ایسا نہیں کیا۔ یہ کام تو اسی طرح ہو سکتا ہے۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا تھا۔ آج جو کچھ ہماری بے اعتنائی اسلام کی طرف سے ہے۔ اس کی وجہ صرف ہماری ایمانی کمزوری ہے۔ اس کو درست کر دیجئے۔ سب درست ہو جائے گا۔

اسلامی حکومت کے قیام کا خیال بھی اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے۔ جب ہر مسلمان سمجھ لے کہ ایک مسلمان پر مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایک آزاد اسلامی حکومت کا شہری ہونے کی بنا پر کیا کیا فرائض عاید ہوتے ہیں۔ فرائض کی ادائیگی کے بعد ہی حقوق کے اصول کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے زبانی جمع خرچ کرنے سے نہ تو ہمارا مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ نہ ہم کسی مفید نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہر مسلمان اپنے دل و دماغ میں انقلاب پیدا کرے۔ جاہلانہ رسم و رواج ترک کر دے۔ قرآن پاک اور سیرتِ اطہر کی روشنی میں ایک مسلک وضع کرے۔ اور نہایت پختگی اور استقامت کے ساتھ اس پر گامزن ہو جائے۔ یہی کامیابی کا راستہ ہے۔ اس کے بغیر ہر چیز ضلالت اور گمراہی ہے۔ جس سے اختلال و انتشار تو پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر جمعیت پیدا نہیں ہو سکتی۔"

(رسالہ "حقیقتِ اسلام" لاہور جلد ۲۳ نمبر ۵ صفحہ ۶ تا ۷)

ہم علمائے کرام اور دیگر اسلامی نظامِ حکومت کا نعرہ بلند کرنے والے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں۔ کہ بھائیو! وہ طریقِ عمل اختیار کرو۔ کہ جس کے نتیجہ میں فی الحقیقت اسلامی نظامِ حکومت نہ صرف پاکستان میں بلکہ دیگر تمام ممالک میں قیام پذیر ہو سکتا ہے۔ تمہارا موجودہ طرزِ عمل قطعاً اسلامی طرزِ عمل کا آئینہ دار نہیں۔ خدا تعالےٰ نے ایک طویل مدت کے بعد مسلمانوں پر اپنا فضل و کرم کیا ہے۔ جو اس نے مملکتِ پاکستان کی صورت میں ایک سلطنتِ عظمیٰ ہم کو عطا فرمائی ہے۔ اس کی دل سے قدر کرو۔ اور وہ راہ اختیار نہ کرو۔ کہ جس کے نتیجہ میں قومیں ذلت و ادبار کا شکار ہو جاتی اور اپنے مستقبل کو بجائے خوشکن بنانے کے تاریک بنا دیا کرتی ہیں۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

اعلان برائے واقفین زندگی صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جن احباب نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندگی وقف کرنے کی درخواست دی ہے۔ ہر ایک کا نام معہ کوائف رجسٹر میں درج کر لیا گیا ہے۔ کئی احباب کی طرف سے یہ خط آ رہے ہیں کہ ان کو کام پر کیوں نہیں لگایا گیا۔

اس کے متعلق عرض ہے کہ جس دوست نے اپنا نام پیش کر دیا ہے اس نے تو حکم کی اطاعت کر لی ہے۔ باقی رہا کام پر لگانے اور مرکز میں بلانے کا سوال یہ تو اس وقت ہی ہوگا جب واقف زندگی کے لئے مناسب حال جگہ نکلے گی۔ ہر واقف کو بیک وقت کیسے بلایا جا سکتا۔ واقفین احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنا کام کاج حسب معمول کرتے رہیں۔ جس وقت ان کو بلانے کا وقت آیا تو مناسب عرصہ پہلے ان کو اطلاع کر دی جائے گی۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مرکز سلسلہ میں ذبیحہ قربانی

بعض دوست ہر سال ہمیں روپیہ بھیجتے ہیں کہ ان کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کر کے گوشت ان کی حسب منشاء تقسیم کر دیا جائے جو کہ ہم کر دیتے ہیں۔ اب کے بھی جو دوست ایسا کرنا چاہیں وہ ہمیں روپیہ بھیج دیں۔ ہم انشاء اللہ ان کے حسب منشاء گوشت تقسیم کرا دیں گے۔

ایک متوسط درجہ کا بکرا یا چھترا ۳۵ روپے سے کم میں نہیں آتا اور گائے کا حصہ بیس پچیس روپے سے کم کا نہ ہوگا — یاد رہے کہ قربانی تبھی ہو سکتی ہے جب ہمیں پوری رقم بھیجی جائے۔ بعض دفعہ دوست کم رقم بھیجتے ہیں تو بڑی مشکل پیش آتی ہے

افسر لنگر خانہ ربوہ

مسجد احمدیہ جماعت کرتو

جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ نئی مسجد احمدیہ تعمیر کروا رہی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کرتو کو مسجد کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جن احباب نے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی اجر عظیم عطا فرمائے۔ خصوصاً چوہدری نذیر احمد صاحب جنہوں نے سب سے بڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیا ہے

مستری اللہ دتہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ

ضروری گذارش

رسالہ مصباح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا واحد مذہبی و قومی آرگن ہے۔ اس لئے تمام احمدی مستورات کا فرض ہے کہ اس کی اشاعت میں کما حقہٗ حصہ لے کر مصباح کی قلمی و مالی مدد فرمائیں تاکہ رسالہ بااحسن طریق پر فریضۂ تبلیغ ادا کر سکے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار مذکور کو زندہ رکھنا چاہیئے۔

حضرت اقدس کے فرمان سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ قوم کی زندگی پریس کی مضبوطی میں مضمر ہے پس تمام بہنوں کو چاہیئے کہ وہ ہر ممکن طریق سے اس کی اشاعت کو وسیع کرنے کی کوشش کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ جبکہ سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ ہے

امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے دو لڑکوں نے ایف اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

محمد حسین خاں ضلعدار ضلع ملتان

(۲) مجھے دو تین دنوں کے بعد سر درد کا دورہ پڑ جاتا ہے اور ساتھ ہی تیز بخار ہو جاتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز اگر کسی دوست کو اس کے علاج کا پتہ ہو تو وہ ذیل کے پتہ پر مطلع فرمائیں۔ طاہر احمد معرفت ایم غلام محمد ٹیلر ماسٹر مسلم ٹیلرنگ ہاؤس سرگودھا

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ایک اہم ذریعہ ہے اور اسے خود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کیا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور زیادہ وسیع تر ہوتے جاتے ہیں۔ جماعت کے لئے مجموعی طور پر تزکیہ نفس کرنے، پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور سب سے بڑھ کر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہوتا — اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے۔ جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فیصدی ہے۔ گویا اگر کسی دوست کی آمد دو سو روپیہ ماہوار ہو تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بیس ۲۰ روپے واجب الادا ہوگا۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ تک بااقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ابتدائے سال میں ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید لئے جائیں تا اخراجات میں کفایت رہے۔ یوں بھی جلسہ سالانہ کے قریب جا کر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے

اندریں حالات جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے لگ جائیں اور جتنی جلدی ہو سکے اتنی رقم فراہم کر دیں کہ اجناس اور دوسری اشیاء جن کے خریدنے کا اب موقعہ ہے ان کے لئے وہ رقم کافی ہو سکے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایاجات وصول کرنے ضروری ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے بقایاجات کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

امانت خاص تحریک جدید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احباب نے اخبار الفضل میں پڑھا ہوگا۔ ایسے وقت میں جبکہ ہمارا محسن لیڈر اور معیاری تمام رشتوں ناطوں سے پیارا آقا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے خصوصیت سے جبکہ ہر احمدی کا دل حضور کی بیماری کی وجہ سے غمگین ہے اور دست بدعا بدرگاہ الٰہی ہے ہر احمدی کی طبعی خواہش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس آواز پر لبیک کہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔ دفتر امانت تحریک جدید نے اس موقعہ پر امانت خاص تحریک جدید کی ایک مد کھول دی ہے۔ دوست اس مبارک تحریک پر عمل کرتے ہوئے کہ جس پر عمل کرنا ثواب عظیم کا موجب ہے۔ ہمیں روپیہ بھجوا دیں۔ ہم نے آپ کو حساب پریشانیوں سے بچانے کے لئے فوراً ہی بذریعہ کارڈ بطور رسید رقم کے ملنے کی اطلاع بھجواتے رہیں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو حضور کی اس تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کسی بنک کا چیک یا ڈرافٹ بھجوا کر بھی حساب کھلوا سکتے ہیں۔ چیک یا ڈرافٹ افسر امانت تحریک جدید کے نام ہونا چاہیئے۔ (نوٹ) احباب اس امانت میں روپیہ بھجواتے وقت امانت خاص تحریک جدید کے الفاظ ضرور یاد رکھیں۔

افسر امانت تحریک جدید ربوہ

اسلامی نظام حکومت

(بقیہ صفحہ ۵)

خدا را قرآن کریم پر غور کرو! وہ ہمیں بتاتا ہے کہ مسلمان سرکشی اور بغاوت کی بجائے صلح و آشتی سے دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور کوئی مسلمان حکومت اور پھر اسلامی حکومت کا باغی بن کر خداتعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھو! مسلمانوں کے اخلاق و اعمال اور کردار اور گفتار وغیرہ میں نیک تبدیلی پیدا ہونے سے صحیح معنوں میں دنیا میں اسلامی نظام حکومت کا قیام ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اپنے طور و طریق اور اپنی زندگیوں میں اسلام کی مقدس تعلیم کی روشنی میں نمایاں تغیر نہ پیدا کریں۔ تو پھر اس صورت میں ہم خود ہی اسلامی نظام حکومت کے قیام میں روک پیدا کرنے والے ٹھیریں گے۔

یقین جانیئے۔ کہ ایک مخلص احمدی تو پہلے سے ہی اس امر کا دل سے متمنی ہے۔ کہ خدا کرے کہ جلد سے جلد اللہ اور اس کے پاک رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی حکومت انسانی دلوں پر مسلط ہو۔ اور ایسا ہو کر رہے گا۔ کیونکہ اس زمانہ میں مبعوث ہونے والے خداتعالیٰ کے برگزیدہ مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو مژدہ دیتے ہوئے اعلان فرمایا ہے کہ

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۸ و ۱۹)

اسی طرح آسمانی آواز کو یوں بلند فرماتے ہیں:۔

"وہ دن نزدیک ہے۔ کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے۔ جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ نہ ٹوٹے گا۔ اور نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ ۴

۴ وقت قریب ہے۔ کہ خدا کی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ خدا کا ایک ہی ۔۔۔۔۔۔ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(تذکرہ صفحہ ۲۸۵ تا ۲۸۶)

آئندہ کئی برس تک ایٹمی جنگ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں۔ (فیلڈ مارشل منٹگمری)

لنڈن ۲۷ر جون۔ شمالی اوقیانوس کی دفاعی تنظیم کے ڈپٹی لیڈر اور فیلڈ مارشل منٹگمری نے اعلان کیا ہے کہ دنیا میں ایٹمی جنگ کا کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے ۔۔۔ امید ظاہر کی ہے کہ آئندہ نسل پرامن دنیا میں زندگی گذار سکے گی۔

فیلڈ مارشل منٹگمری تنظیم اوقیانوسی کی برطانوی فوجوں کے کمانڈر انچیف ہیں۔۔ گذشتہ جنگ عظیم میں فیلڈ مارشل منٹگمری نے شمالی افریقہ اور یورپ کی لڑائیوں میں عظیم کامیابیاں حاصل کی تھیں اور اس وقت وہ برطانیہ کے بہترین جرنیلوں میں شمار ہوتے ہیں۔

اشتراکی چین کو اقوام متحدہ میں شامل نہیں کیا جائے گا

واشنگٹن ۲۷ر جون۔ امریکی محکمہ خارجہ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ گذشتہ دنوں پنڈت نہرو نے توقع ظاہر کی ہے کہ چین کو بہت جلد اقوام متحدہ میں شامل کر لیا جائے گا۔ پنڈت نہرو کا یہ خیال غلط توقعات پر مبنی ہے اور چین کو مستقبل قریب میں اقوام متحدہ میں شامل نہیں کیا جائے گا

اسرائیلی حملے کی مذمت

قاہرہ ۲۷ر جون۔ کل مصری اور اسرائیلی مشترکہ صلح کمیشن نے ایک اعلان میں مصری فوجی چوکی پر اسرائیلی حملے کی پرزور مذمت کی ہے۔ یہ حملہ بھی ۲۷ مئی کو ہی کیا گیا تھا۔ کمیشن کے صدر نے کہا ہے کہ اس قسم کے حملوں سے مزید صورت حال خراب ہو جائے گی۔

سندھ یونیورسٹی میں صحافت کی تعلیم

حیدرآباد ۲۷ر جون۔ آئندہ تعلیمی سال سے سندھ یونیورسٹی کا شعبۂ صحافت کام شروع کر دے گا۔

صحافت کی کلاس میں داخلہ کے لئے بہت سے لوگوں نے درخواستیں دی ہیں

تمام سیاسی نظربندوں کی رہائی میرا نصب العین ہے

ڈھاکہ ۲۷ر جون۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے اعلان کیا کہ اگر وہ سیاسی قیدیوں پر مقدمہ چلائے بغیر ان کی نظربندی رد کرنے کے ناقابل ہوئے۔ تو ان کے خیال میں وزارت اعلیٰ کے عہدہ پر متمکن رہنا مستحسن نہیں۔

مسٹر سرکار حال ہی میں رہا کئے گئے سیاسی قیدیوں کی طرف سے دی گئی ایک دعوت استقبالیہ میں تقریر کر رہے تھے۔ دعوت میں ایک سے زائد رہا شدہ سیاسی قیدیوں اور دیگر ممتاز حضرات کے علاوہ صوبائی وزیر صحت بحثیت مسٹر عزیز الحق نے بھی شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ وہ ابھی تک تمام سیاسی قیدیوں کو رہا نہیں کر سکے۔ تاہم انہوں نے یقین دلایا کہ اگر ایسے قیدی جیل کی کوٹھڑیوں میں رہیں تو ان کے خیال میں ان کا کام ادھورا ہوگا۔

چراغ حسن حسرت وفات پا گئے

لاہور ۲۷ر جون۔ اردو کے مشہور مصنف اور اخبار نویس چراغ حسن حسرت کل سہ پہر ماڈل پارک میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر اس وقت ۵۱ برس تھی۔ طویل عرصہ سے دل کی بیماری میں مبتلا تھے۔ پچھلے تین دنوں سے ان کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی اور کل وہ ۲ بجے بعد دوپہر وفات پا گئے۔ وہ (۱) دنوں "نوائے وقت" لاہور سے منسلک تھے۔ اور حرف و حکایت کے کالم لکھتے تھے۔

شمال مغربی جاپان میں زبردست سیلاب

ٹوکیو ۲۷ر جون۔ شمال مغربی جاپان میں زبردست بارش سے جو سیلاب آیا تھا۔ اس کی وجہ سے گیارہ جاپانی ہلاک ہو گئے۔ یہ لوگ کشتیوں میں مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔

پنجاب میڈیکل سکول میں داخلہ کی تاریخ

لاہور ۲۷ر جون۔ محکمہ صحت پنجاب لاہور کے میڈیکل سکول پر تقریباً اڑھائی لاکھ روپے مزید خرچ کر رہا ہے۔ پاکستان میں ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے گذشتہ سال ۱۱ جنوری کو یہ میڈیکل سکول قائم کیا گیا تھا۔

گذشتہ دنوں محکمہ پنجاب نے سکول میں سو لڑکوں اور لڑکیوں کے داخلے کا اعلان کیا تھا اور اس کے لئے درخواستیں دینے کی آخری تاریخ آئندہ ماہ کی ۱۴ تاریخ تک بڑھا دی گئی ہے۔

حیدرآباد میں بم پھٹ گیا

حیدرآباد ۲۷ر جون۔ یہاں ایک چھوٹی سی گلی میں بم پھٹنے سے چار افراد ہلاک اور ۱۳ مجروح ہو گئے۔ جن میں چار کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

مخلوط وزارت کے قیام کے وقت عوامی لیگ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا

کراچی ۲۷ر جون۔ باخبر حلقوں نے وثوق کے ساتھ یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنے حالیہ بیان کے مطابق (اگر انہیں مرکز میں وزارت تشکیل دینے کے لئے کہا گیا) صرف متحدہ محاذ کے تعاون سے وزارت نہیں بنائیں گے بلکہ انہیں عوامی لیگ کو بھی مناسب نمائندگی دینی ہوگی۔ ان حلقوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اہم ملکی مفادات اور سیاسی حلقوں کے متوقع دباؤ کے پیش نظر آئندہ اہم مسائل سے عہدہ برا ہونے کے لئے وزیر اعظم کے لئے عوامی لیگ کا تعاون بھی ناگزیر ہو جائے گا۔

سر ونسٹن چرچل کو ۱۹۵۵ء کا فریڈم ایوارڈ دیا جائے گا

نیویارک ۲۸ جون۔ سر ونسٹن چرچل ۱۹۵۵ء کا فریڈم ایوارڈ حاصل کریں گے۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ یہ اعزاز ایک غیر امریکی کو دیا جائیگا۔ صدر آئزن ہاور کو یہ انعام ۱۹۴۵ء میں ملا تھا۔ اس اعزاز کے لئے سر ونسٹن چرچل کے انتخاب کا اعلان کل یہاں فریڈم ہاؤس کے چیئرمین وینی ناردکھ سیمر اور صدر ڈاکٹر ہیری۔ ڈی گائڈنس نے کیا۔ فریڈم ہاؤس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے متفقہ طور پر اس انتخاب کو منظور کیا۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ برطانوی مدبر کا انتخاب روایتی رسم سے ہٹ کر کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق یہ اعزاز مفاد آزادی کی ممتاز خدمات کی انجام دہی کے سلسلے میں صرف امریکی باشندوں کو ہی دیا جاتا تھا۔

مری اور لاہور کے درمیان بس سروس

لاہور ۲۸ جون۔ پنجاب ٹرانسپورٹ سروس لاہور اور مری کے درمیان دو براہ راست سروسیں شروع کر رہا ہے۔ سروس ۹½ گھنٹے کی ہوگی۔ پہلی سروس لاہور سے صبح ۵ بجے روانہ ہو کر دوپہر ۲ بج کر ۱۰ منٹ اور دوسری صبح سات بجے سے روانہ ہو کر سہ پہر ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر مری پہنچا کرے گی۔

اشتراکی ویٹ نام پناہ گزینوں کی آمد و رفت میں رکاوٹیں پیدا کر رہا ہے

لندن ۲۸ جون۔ بین الاقوامی کنٹرول کمیشن برائے ویٹ نام نے اپنی تیسری رپورٹ میں اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کہ شمالی اشتراکی ویٹ نام سے آزاد جنوبی ویٹ نام کو جانے والے پناہ گزینوں کی نقل و حرکت میں ویٹ منہ کی اشتراکی حکومت رکاوٹیں پیدا کر رہی ہے۔ معاہدہ جنیوا کی شرائط کے ماتحت اب تک ۸ لاکھ سے زیادہ اشخاص نے ویٹ نام سے بھاگ کر جنوبی ویٹ نام میں پناہ لی ہے۔ لیکن ایسی متعدد اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جن سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ اشتراکی حکام پناہ گزینوں کی آزادانہ نقل و حرکت میں روکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ اور انہیں ملک چھوڑنے سے روک رہے ہیں۔

یہ رپورٹ ۱۱ فروری سے ۱۰ اپریل تک کی مدت پر حاوی ہے۔ کمیشن کے صدر ہندوستان کے مسٹر ایم۔ جے ڈیسائی ہیں۔

رپورٹ میں یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔ کہ اشتراکی حکومت اسیرانِ جنگ اور شہری قیدیوں کے بارے میں تحقیقات کے سلسلے میں کمیشن کے کام میں رکاوٹ ڈال رہی ہے۔

کپاس کے کارخانوں کے لائسنسوں کی تجدید

لاہور ۲۸ جون۔ پنجاب میں کپاس اوٹنے، پریس کرنے اور بنولوں کے تیل کی فیکٹریوں کے مالکوں اور ایجنٹوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سال ۵۶-۱۹۵۵ء کے لئے متعلقہ فیکٹریوں کے لائسنسوں اور نمبروں کی تجدید کے سلسلہ میں درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ یکم جولائی ۵۵ء

۴ مقرر کی گئی ہے۔ اس بارہ میں درخواستیں پنجاب کنٹرول رولز مجریہ ۱۹۴۹ء کے قواعد ۸ (۱)، اور ۸ (۲) کے مطابق متعلقہ کاٹن انسپکٹر کے پاس ارسال کی جانی چاہئیں۔

اچانک وفات

برادرم مولوی شوکت حسین صاحب مولوی فاضل میرپور خاص سندھ کی اہلیہ صاحبہ کو دو تین روز سے چھپاکی کی تکلیف تھی۔ چنانچہ میرپور کے ہسپتال میں ان کو انجکشن لگوانے کے لئے لے جایا گیا۔ انجکشن کے فوراً بعد بوقت ۷½ بجے شام اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ خوش اخلاق تھیں۔ اور تبلیغ کا بہت شوق تھا۔۔۔ مکرم ڈاکٹر احمد علی صاحب لاہور کی صاحبزادی اور عزیزم قریشی نیر محی الدین صاحب مبلغ سنگاپور کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ نے چار بچے چھوڑے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کے خاندان اور بالخصوص عزیز شوکت حسین سلمہٗ کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ چونکہ جنازہ میں بہت کم احباب شریک ہو سکے۔ اس لئے احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔

(خاکسار احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل ربوہ)

جے وی مدرسین کی ضرورت

مدرسہ پرائمری امدادی چک ۹۸ شمالی سرگودھا کے لئے دو جے وی مدرسین کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ کے سکیل کے مطابق ہوگی۔ خواہشمند احباب خاکسار کے پتہ پر جلد اطلاع دیں۔ تاکہ بعد انتخاب انہیں جلد بلایا جائے۔

خاکسار ملک غلام نبی مینیجر مدرسہ و امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔

لاہور ۲۸ جون۔ اپریل ۵۵ء میں ایک لاکھ سے زائد مویشیوں کا علاج بحیثیت آؤٹ ڈور مریض اور ۲۲۲۷ مویشیوں کا علاج بحیثیت ان ڈور مریضوں کے مختلف ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کیا گیا۔

پاکستان کو پھر سیاسی بحران کا خطرہ درپیش ہے

کراچی ۲۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور وزیر قانون حسین شہید سہروردی کی ڈھاکہ سے مراجعت کے بعد یہاں جوڑ توڑ گروہ اور خفیہ ملاقاتوں کا سلسلہ طویل ہوتا جاتا ہے۔ نئی صورت حالات کے متعلق سیاسی مبصرین اس خدشے کا اظہار کر رہے ہیں کہ بعض خاد پرست لیڈروں اور دستور ساز اسمبلی میں مشرقی بنگال کے نمائندوں کی سرگرمیاں ملک کو ایک مرتبہ پھر سیاسی بحران سے دو چار کر دیں گی۔

ان مبصرین کی رائے کے مطابق سابق دستور ساز اسمبلی کو جن حالات کے پیش نظر گورنر جنرل نے توڑ دیا تھا بالکل اسی نوعیت کے حالات اب پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک جماعت دوسری کے خلاف اور ایک گروپ دوسرے کے خلاف معاندانہ سرگرمیوں میں مصروف ہے۔

گورنر جنرل سے واپس آنے کی درخواست

کراچی ۲۸ جون۔ یہاں کے بعض ممتاز رہنماؤں نے گورنر جنرل کو ایک تار بھیجا ہے جس میں ان سے استدعا کی گئی ہے کہ دستور ساز اسمبلی کے انتخابات کے بعد مختلف پارٹیوں اور گروپوں نے جس انداز سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھی ہوئی ہیں اس سے ملک کی سالمیت خطرے میں پڑ جائیگی اس لئے آپ فوراً یہاں تشریف لے آئیے۔ کیونکہ آپ ہی ان الجھے ہوئے مسائل کو حل کر کے ملک کو انتشار سے بچا سکتے ہیں۔ (ملت)

چین میں اناج کی قلت

ہانگ کانگ ۲۸ جون۔ کمیونسٹ چین کی زرعی ترقی کے متعلق پانچ سالہ سکیم اب تیسرے سال سے گذر رہی ہے۔ لیکن مختلف صوبوں میں اناج کی بہت زیادہ قلت محسوس ہو رہی ہے۔ آئندہ ماہ میں ہونے والی کانگرس کی میٹنگ میں اس قلت کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اور پانچ سالہ سکیم کو کافی حد تک بدل دیا جائیگا۔ یہ کمی گذشتہ سال دریاؤں میں سیلاب آنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

انتظامی کونسل کے اجلاس میں ترقی کے پانچ سالہ منصوبے پر غور

لاہور ۲۸ جون۔ مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل کا اجلاس یہاں نامزد گورنر مسٹر مشتاق احمد گورمانی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مغربی پاکستان کی ترقی کا ایک پانچ سالہ مربوط منصوبہ تیار کرنے کے لئے ایک رپورٹ پر غور کیا گیا۔

ایک یونٹ کے اعلےٰ حکام نے مختلف صوبوں کی ترقی کے منصوبوں کو ملا کر پانچ سالہ ترقی کا ایک مربوط منصوبہ تیار کرنے کے لئے ایک رپورٹ کا مسودہ تیار کیا تھا جو کل کونسل کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔

مرکزی منصوبہ بندی بورڈ کے چیئرمین مسٹر زاہد حسین نے بھی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی۔ رپورٹ میں کونسل کے ارکان نے اپنے متعلقہ علاقوں کی ضروریات کی روشنی میں تجاویز پیش کیں۔

شہزادہ مساعد نے آخری تجاویز کابل بھیج دیں

کراچی ۲۸ جون معلوم ہوا ہے کہ شاہ سعود کے خاص ایلچی شہزادہ مساعد بن عبد الرحمٰن نے پاک افغان جھگڑے کو پر امن طور پر حل کرانے کے لئے آخری تجاویز کابل بھیج دی ہیں۔

پاکستان کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا ہے کہ شہزادہ مساعد دونوں حکومتوں سے بات چیت کے نتیجہ میں پر امید ہیں کہ حکومت کابل ان تجاویز کو منظور کر لیگی خیال ہے کہ اگر افغان حکومت نے جلد ہی ان تجاویز کی منظوری کی اطلاع دے دی تو شہزادہ مساعد چند روز کے اندر کابل میں پاکستانی سفارتخانے پر پرچم کو لہرانے کی رسم ادا کرنے کے لئے کابل روانہ ہو جائیں گے۔

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ متعلقہ حکام اور ثالثوں کے درمیان موجودہ بات چیت سے پاکستان اور افغانستان کے درمیان اختلافات کم ہو گئے ہیں۔

ترجمان نے بیان کی مزید وضاحت کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایک غیر متعلق مسئلہ پر بات چیت کے لئے رضامند ہو گئے ہیں۔ وہ مسئلہ ابھی تک غیر متعلق ہے۔ لیکن رعایت کے طور پر پاکستان نے اس مسئلے پر بات چیت منظور کر لی۔ ابھی گفت و شنید جاری ہے اور اب اختلافات کے بعض نکات دور ہو گئے ہیں۔

ترجمان نے غیر متعلق مسئلہ بتانے سے (۳)

(۳) انکار کر دیا لیکن صرف اتنا بتایا کہ پختونستان کا مسئلہ نہیں ہے۔

سیاسی حلقوں میں یہ قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ اگر کابل نے مستقبل میں اچھے برتاؤ کا یقین دلایا تو اس ملک میں افغانستان کے تجارتی دفتر مقررہ مدت میں کھل جائیں گے۔